ادیان باطلہ کی تردید میں مشہور علمائے اہل حدیث کی تحریری خدمات

عبدالرشید عراقی

علماء اہل حدیث نے ادیان باطلہ (عیسائیت' آریت' قادیانیت) کی تردید میں جو تحریری خدمات سرانجام دی ہیں انکا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی تحریری خدمات کا ایک تذکرہ ایک علیحدہ مضمون میں کر چکا ہوں۔

تردید عیسائیت

مولانا سید عبدالباری سہوانیؒ

۱۔ فتح المبین علی اعداء الدین (طبع ۱۲۹۴ھ)

مناظرہ مابین مولانا سہوانی اور عیسائی پادری

۲۔ اعلام الاحیاء والاعلام ان الدین عنداللہ الاسلام

اس کتاب میں اسلام کے سوا تمام مذاہب کو باطل قرار دیا گیا ہے۔

مولانا عبدالغفور دانا پوریؒ

۱۔ تبیان حسن المسیح فی وجہ المحمد من المسیح (طبع ۱۳۱۴ھ)

عیسائی مصنف کے رسالہ "خداوند مسیح اور محمد صاحب کا بیان" کی کتاب کا جواب ہے۔

۲۔ مراۃ الجواب لصاحب تصدیق الکتاب (طبع ۱۸۹۲ء)

پادری اسکاٹ کی کتاب تصدیق الکتاب کا جواب..... پادری اسکاٹ نے اپنی کتاب میں بائبل کو تمام آسمانی کتابوں سے افضل قرار دیا تھا۔ مولانا دانا پوری نے پادری اسکاٹ کے اس نظریہ کو باطل قرار دیا ہے (صفحات ۴۸)

۳۔ الرحمۃ المحیط فی اطاعۃ الفارقلیط (طبع ۱۳۱۱ھ)

یہ رسالہ پادری ایچ ٹیرمین کے رسالہ "پارا کلیت کا بیان" کے جواب میں ہے۔ پادری نے اپنے رسالہ میں فار قلیط سے مراد "روح" لیا ہے حالانکہ فار قلیط سے مراد آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ (صفحات ۸)

مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری

۱۔ "ایک پادری کے آٹھ سوالوں کا جواب" (صفحات ۲۱ طبع ۱۹۳۲ء)
۲۔ "برہان" ایک عیسائی کے خط کا جواب (صفحات ۲۴ طبع ۱۹۱۲ء)
۳۔ "انجیلوں میں خدا کا بیٹا" (صفحات ۱۶)
۴۔ "استقامت" ایک متذبذب مسلمان کے خط کے جواب میں
(صفحات ۴۴۔ طبع ۱۹۰۶ء)
۵۔ "قرآن، توراۃ اور انجیل میں باہمی نسبت" (صفحات ۱۶ طبع ۱۹۳۷ء)

ایک پادری کے ایک خط کا جواب موضوع یہ تھا کہ توراۃ، صحف انبیاء اور قرآن مجید آپس میں کیا نسبت رکھتے ہیں۔

مولانا حافظ عبداللہ امرتسری روپڑی

نبی معصوم ﷺ :۔ ایک عیسائی رسالہ کے جواب میں جس میں اس نے یہ کوشش کی کہ شفاعت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کریں گے مولانا عبداللہ روپڑی نے اس کی تردید کی ہے اور دلائل سے ثابت کیا ہے کہ قیامت کے دن شفاعت کا حق صرف امام الانبیاء، خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کو دیا جائے گا۔

مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

۱۔ "کسر الصلیب" :۔ قرآن شریف کی تصریح کے برخلاف بعض نادان مسلمان بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مصلوب ہونے کے قائل ہو گئے اس کی تردید میں یہ رسالہ تحریر کیا گیا۔ (طبع ۱۹۲۳ء صفحات ۱۶)

۲۔ عصمت النبی ﷺ :۔ اس رسالہ میں عیسائیوں کے اعتراض قصہ

غرائق العلی کا جواب دیا گیا ہے (صفحات ۱۲ طبع ۱۹۳۲ء)

۳۔ عصمت انبیاء :۔ یہ کتاب ایک عیسائی مصنف کی کتاب "بے گناہ نبی" کی تردید میں ہے۔ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا تمام انبیاء علیہم السلام کو (معاذ اللہ) گنہگار لکھا گیا ہے۔ (صفحات ۱۲۰)

۴۔ عصمت و نبوت :۔ یہ کتاب پادری جیمس کی کتاب "عدم معصومیت محمد" کے جواب میں لکھی گئی۔ اس کتاب میں آنحضرت ﷺ اور دیگر انبیاء کرام کو غیر معصوم قرار دیا گیا ہے۔ (طبع ۱۹۱۲ء)

مولانا محمد یوسف شمس فیض آبادی

پادری صاحب کا اظہار ندامت :۔ یہ رسالہ اس مناظرہ کی روئداد ہے جو مولانا محمد یوسف فیض آبادی اور پادری بشیر مسیح کے مابین ۱۶۔۱۷ جون ۱۹۳۶ء بمقام الہ آباد بعنوان "نبوت محمد ﷺ اور رہبانیت" ہوا تھا۔

مولانا محمد یوسف شمس کا دوسرا رسالہ "بیست سوال" ہے اس رسالہ میں عیسائیوں کی طرف سے بیس اعتراضات کے جوابات بادلائل دیئے گئے ہیں۔

مولانا حافظ محمد گوندلوی ؒ

مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی ؒ نے تردید عیسائیت میں "رد اثبات التثلیث "کتاب لکھی' یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت عمدہ اور لاجواب ہے۔

تردید آریہ سماج

برصغیر میں تین اسلام دشمن جماعتیں تھیں: عیسائی' قادیانی' اور آریہ۔ ان تینوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام پر بے جا قسم کے اعتراضات کا سلسلہ شروع کیا۔ اور یہ حملے اس قدر سخت تھے کہ علماء اسلام بھی اس ناگہانی آفتوں سے گھبرا گئے تھے۔ مگر پھر بھی جزوی طور پر کچھ باہمت علماء اسلام ان فتنوں کا سدباب کر رہے تھے۔۱۸۷۵ء میں سوامی دیانند سرسوتی (بانی آریہ سماج) نے اپنی بدنام زمانہ

کتاب "ستیارتھ پرکاش" شائع کی۔ اس کتاب کے چودھویں باب میں قرآن مجید پر ... اعتراضات کئے اس وقت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور مولانا محمد علی مونگیری آریہ سماج کے خلاف میدان ... اترے اور ان کا تقریری مقابلہ کیا۔ ان ہر دو علماء کرام کے تقریری اور تحریری جہاد سے مسلمانوں کو بہت تقویت ملی۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری نے ۱۸۹۲ء میں آریہ سماج کے خلاف اپنی مجاہدانہ سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ آپ نے آریہ سماج کے خلاف تقریریں بھی کیں اور کتابیں بھی لکھیں۔ ان کے اکابرین سے تقریری اور تحریری مناظرے بھی کئے۔ اور اللہ کے فضل و کرم سے ہر میدان میں ان کو عبرتناک شکست دی۔ ۱۹۰۰ میں آپ نے "ستیارتھ پرکاش" کا جواب "حق پرکاش" کے نام سے دیا۔ حق پرکاش کے شائع ہونے سے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اور برصغیر میں شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ مرحوم کی واحد ہستی تھی جنہوں نے سب سے پہلے ستیارتھ پرکاش کا جواب لکھا۔

شیخ الاسلام مولانا امرتسری کی آریہ سماج کے خلاف تحریری خدمات کا تذکرہ علیحدہ مضمون میں کیا جا چکا ہے۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم کے علاوہ دیگر علماء اہل حدیث نے بھی آریہ سماج کے خلاف تحریری خدمات سرانجام دیں۔ ان میں سے چند ایک کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

مولانا عبیداللہ نومسلم (م ۱۳۱۰ھ)

مولانا عبیداللہ نومسلم نے (م ۱۳۱۰ھ) نے آریہ سماج کے خلاف درج ذیل کتابیں لکھیں:

۱ تحفۃ الہند: (صفحات ۱۲۸ طبع ۱۲۲۴ھ)

۲ حجۃ الہند: (صفحات ۲۷۲ طبع ۱۳۰۴ھ)

۱ لذۃ الہند: (صفحات ۱۲۵ طبع ۱۳۰۹ھ)

"تحفۃ الہند" میں ہندو پیشواؤں کے حالات لکھے گئے ہیں۔ اور اس کے

ساتھ ہندو تہذیب کا تقابل اسلام سے کیا گیا ہے۔

حجۃ الہند میں ہندوؤں کی جانب سے اسلام پر کئے گئے اعتراضات کا دلائل سے جواب دیا گیا ہے۔

لذۃ الہند میں ہندوؤں پیشواؤں کے فحش اور گندے واقعات ذکر کئے گئے ہیں۔

مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (م ۱۳۷۵ھ)

مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی نے آریہ سماج کی تردید میں "الحق" کے نام سے ایک کتاب لکھی جس میں تحقیق سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید الہامی کتاب نہیں ہے۔ (صفحات ۸۴)

قادیانیت کی تردید

قادیانیت کی تردید میں علماء اہل حدیث نے جو تقریری و تحریری خدمات سرانجام دی ہیں وہ تاریخ اہل حدیث کا ایک زریں باب ہے۔ سب سے پہلے مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی نے مرزا غلام احمد قادیانی کو آڑے ہاتھوں لیا۔ اور اپنے رسالہ "اشاعۃ السنۃ" میں قادیانیت کے خلاف بے شمار مضامین لکھے اس کے ساتھ دوسرے علماء اہل حدیث میدان میں آئے۔ اور انہوں نے مرزا قادیانی کے خلاف تقریری اور تحریری جہاد کیا۔ مرزا قادیانی نے مناظرہ کے لئے شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی کو چیلنج کیا تو مولانا سید محمد نذیر حسین کی طرف سے ان کے تلمیذ خاص مولانا بشیر سہوانی پیش ہوئے اور حیات مسیح پر دہلی میں مناظرہ ہوا۔ جس میں اللہ تعالی نے حق کو فتح عطا فرمائی اور مرزا شکست کھا کر دہلی سے فرار ہو گیا۔

علماء اہل حدیث میں جن علماء کرام نے قادیانیت کے خلاف تقریری و تحریری جہاد کیا ان میں مولانا سید ابوسعید محمد حسین بٹالوی' مولانا محمد بشیر سہوانی' مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری' مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی' مولانا حافظ محمد

ابراہیم میر سیالکوٹی' مولانا عبداللہ معمار' مولانا حبیب اللہ امرتسری' مولانا عبداللہ ثانی امرتسری' مولانا احمد دین گکھڑوی' مولانا نور حسین گرجاکھی' مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی' مولانا محمد حنیف ندوی' مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی' مولانا حافظ عبداللہ روپڑی' مولانا اسماعیل سلفی' علامہ احسان الٰہی ظہیر اور مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی کی خدمات قابل قدر ہیں۔ (شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کی خدمات کا تذکرہ علیحدہ مضمون میں کر چکا ہوں)

مولانا محمد بشیر سہوانی

الحق الصریح فی اثبات حیات المسیح ؑ۔ مناظرہ مابین مولانا محمد بشیر سہوانی اور مرزا غلام احمد قادیانی بعنوان حیات مسیح (صفحات ۱۳۶ طبع ۱۳۰۹ھ)

مولانا عبدالرحیم رحیم بخش بہاری

۱۔ دجال قادیانی (صفحات ۱۲ طبع ۱۳۲۵ھ)

۲۔ گولہ آسمانی بر مشن کرشن قادیانی (صفحات ۸)

۳۔ تحیر مشن القادیانی فی اثبات الطیبی لعیسی بن مریم الرسول الربانی (صفحات ۱۶ طبع ۱۳۲۳ھ)

"دجال قادیانی " کے رسالہ میں مرزا قادیانی کے اس قول کی تردید کی گئی ہے کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھوں دکھ اٹھائے گا.... " گولہ آسمانی" مرزا قادیانی کے اس اشتہار کا جواب ہے جس میں اس نے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ" امرتسری کی شان میں گستاخیاں کی تھیں اور "تحیر مشن قادیانی" رسالہ میں مرزا قادیانی کی اس تحریر کا دلائل سے جواب دیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔

مولانا قاضی محمد سلیمان منصورپوری"

مولانا قاضی محمد سلیمان منصورپوری کی قادیانیت کی تردید میں دو لاجواب کتابیں ہیں:

۱ غایۃ المرام (صفحات ۱۴۴ طبع ۱۸۹۱ء)
۲۔ تائید الاسلام (صفحات ۱۵۰ طبع ۱۸۹۸ء)

غایۃ المرام میں مرزا غلام احمد قادیانی کی دو کتابوں "فتح الاعلام" اور "توضیح المرام" کی تردید کی ہے۔ مرزا قادیانی کی یہ دونوں کتابیں رفع عیسی و نزول عیسی علیہ السلام سے متعلق ہیں۔

"تائید الاسلام" "غایۃ المرام" کا دوسرا حصہ ہے۔ اس میں پہلے مرزا قادیانی کے عقائد پر بحث کی گئی ہے اور بعد میں مرزا قادیانی کی کتاب "ازالۃ الاوہام" کے بعض مباحث متعلقہ مسیح موعود و الہام و مکاشفہ کا جواب دیا گیا ہے۔

مولانا حاجی محمد اسحاق حنیف امرتسری"

۱۔ بطلان مرزا (صفحات ۱۶۔ طبع ۱۳۳۵ھ)
۲۔ اباطیل مرزا (صفحات ۱۶۔ طبع ۱۳۵۲ھ)

ان دونوں رسائل میں قادیانی کتب سے مرزا قادیانی کا بطلان (جھوٹ) ثابت کیا گیا ہے۔

مولانا عبداللہ معمار"

۱۔ عالم کباب مرزا (صفحات ۱۸ طبع ۱۹۳۷ھ)
۲۔ مغالطات مرزا (صفحات ۳۸ طبع ۱۹۳۵ء)
۳۔ محمدیہ پاکٹ بک (صفحات ٦٧٦ طبع ۱۳۴۱ھ)

عالم کباب مرزا میں مرزا قادیانی کی پیش گوئی جس کا تعلق "محمدی بیگم" سے تھا اس کی تکذیب کی گئی ہے۔ "مغالطات مرزا" میں مرزا قادیانی کے متضاد بیانات کی تردید کی گئی ہے اور "محمدیہ پاکٹ بک" میں مولانا عبداللہ معمار نے مرزا قادیانی کی تصانیف اور قادیانی کتابوں سے مرزا قادیانی کی بکثرت پیش گوئیاں جمع کی ہیں۔ اور انھیں واقعات، دلائل اور شواہد سے غلط اور خلاف واقعہ دکھایا

ہے۔ نیز ختم نبوت ' حیات مسیح و نزول عیسی علیہ السلام پر بحثیں کی ہیں۔

مولانا حبیب اللہ امرتسری

مولانا حبیب اللہ امرتسری (کلرک نہر) نے مرزا قادیانی اور قادیانی مذہب کی تردید میں جو کتابیں لکھیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ عمر مرزا ۲۔ مرزائیت کی تردید بطرز جدید ۳۔ نزول مسیح (حصہ اول) ۴۔ مرزا قادیانی نبی نہ تھے معہ رسالہ غذائے مرزا ۵۔ بشارت احمدی ۶۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قرآن دانی معہ رسالہ واقعات نادرہ ۷۔ سنت کے معنی معہ رسالہ واقعات نادرہ ۸۔ معجزہ و مسمریزم میں فرق ۹۔ حلیہ مسیح معہ رسالہ ایک غلطی کا ازالہ ۱۰۔ عیسی علیہ السلام کا حج کرنا اور مرزا قادیانی کا حج کے بغیر مرنا ۱۱۔ حضرت عیسی علیہ السلام کا رفع اور آمد ثانی 'حافظ ابن تیمیہ حرانی کی زبانی ۱۲۔ مرزا قادیانی مثل مسیح نہیں ۱۳۔ حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں ہے۔ ۱۴۔ مرزا قادیانی کی کہانی مرزا اور مرزائیوں کی زبانی ۱۵۔ عون المعبود در تردید اوہام مرزا محمود

"عمر مرزا" (صفحات ۲۲ طبع ۱۹۲۴ء) میں مرزا قادیانی کی اس پیش گوئی کی تردید کی گئی ہے کہ میری عمر ۷۴ سال ہوگی۔ حالانکہ مرزا قادیانی ۷۴ سال سے کم عمر میں جہنم واصل ہوئے۔

"مرزائیت کی تردید بطرز جدید" (صفحات ۱۰۸ طبع ۱۳۵۱ھ) میں مرزا قادیانی قرآن فہمی اور مرزا کے معجزات کی تردید کی گئی ہے۔

نزول مسیح (صفحات ۴۲ طبع ۱۳۵۲ھ) میں آیت قرآنی (و عندہ علم الساعة ... زخرف ۸۵) کی تفسیر احادیث صحیحہ مرفوعہ' آثار صحابہ و اقوال تابعین کی روشنی میں کی گئی ہے۔ اور بتایا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام قیامت سے پہلے آسمان سے نازل ہوں گے اور اس کے علاوہ اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے تمام دعاوی کی تردید کی گئی ہے۔

"مرزا قادیانی نبی نہ تھے" (صفحات ۲۲ طبع ۱۳۵۲ھ) میں مرزا قادیانی کے دعوی نبوت و رسالت کی تردید کی گئی ہے۔

"بشارت احمدی" (صفحات ۸۶ طبع ۱۳۵۲ھ) میں آیت قرآنی (من بعدی اسمہ احمد.....) کی تفسیر کی گئی ہے۔ اور دلائل سے بتایا گیا ہے کہ اس کے حقیقی مصداق حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہی تھے اور اس کے ساتھ مرزا قادیانی کی کتاب "انوار خلافت" کا بھی جواب دیا گیا ہے۔

"مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قرآن دانی" (صفحات ۲۸ طبع ۱۳۵۲) میں بتایا ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں (۵۱) آیات قرآنی غلط لکھی ہیں۔

"سنت کے معنی" (صفحات ۱۶ طبع ۱۹۳۴ء) میں بعض مرزائی مصنفین کی تحریروں کا جواب دیا گیا ہے۔

"معجزہ و مسمریزم" (صفحات ۲۸ طبع ۱۳۵۳ھ) میں حضرت عیسی علیہ السلام کے رفع و نزول کا ثبوت قرآن و حدیث سے پیش کیا گیا ہے۔

"عیسی علیہ السلام کا حج کرنا" (صفحات ۱۸ طبع ۱۳۵۲ھ) میں ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اترنے کے بعد حج کریں گے۔ اور مرزا قادیان کو حج کی توفیق نہیں ہوئی۔ لہذا یہ عیسی موعود نہیں ہے۔

"حضرت عیسی علیہ السلام کا رفع اور آمد ثانی" (صفحات۱۶ طبع ۱۳۵۳ھ) میں بتایا گیا ہے کہ امام ابن تیمیہ' ابن قیم' ابن عربی' اور ابن حزم وفات مسیح کے قائل نہیں تھے۔ مرزا قادیان کا ان ائمہ پر الزام ہے کہ یہ حضرات مسیح علیہ السلام کی وفات کے قائل تھے۔

" مرزا قادیانی مثیل مسیح نہیں " (صفحات ۱۶ طبع ۱۳۵۳ھ) اس رسالہ کا موضوع عنوان سے ظاہر ہے اور اس میں اس کی دلائل سے تردید کی گئی ہے۔

"حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں " (صفحات ۲۴ طبع ۱۳۵۱ھ) میں بتایا گیا ہے کہ سری نگر میں حضرت عیسی علیہ السلام کی قبر نہیں ہے۔ بلکہ شہزادہ یوسف

آز کی قبر ہے۔

"مرزا قادیان کی کہانی" (صفحات ۲۶ طبع ۱۳۵۴ھ) میں مرزا قادیانی کے حالات زندگی، شجرہ نسب، پیدائش بچپن، جوانی اور امراض (ہسٹریا، مراق، کثرت بول) قادیانی کتب سے جمع کئے ہیں۔

"عون المعبود در تردید اوہام مرزا محمود" یہ کتاب مرزا محمود قادیانی کی کتاب "القول الفیصل" کا جواب ہے (اہل حدیث امرتسر ۱۹ فروری ۱۹۲۶ء)

مولانا حافظ عبداللہ روپڑیؒ

مولانا حافظ عبداللہ روپڑی نے "مرزائیت اور اسلام" (صفحات ۲۴ طبع ۱۹۵۴ء) میں مسئلہ ختم نبوت اور لفظ "خاتم النبیین" پر بڑی جامع، علمی اور تحقیقی بحث کی ہے۔ اور مرزا قادیانی کے نبی اور مسیح ہونے کی تردید کی ہے۔

حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ

امام العصر مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی نے قادیانیت کی تردید میں جو تحریری خدمات سرانجام دیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ "شہادۃ القرآن" (جلد اول و دوم صفحات ۳۳۶ طبع ۱۳۳۰ھ)

یہ کتاب مولانا سیالکوٹی کی تردید قادیانیت میں لا جواب ہے۔ اور حیات مسیح پر سند کی حیثیت رکھتی ہے۔ مولانا مرحوم نے دلائل سے مرزا قادیانی کے دعاوی کی تردید کی ہے اور مولانا نے قرآن و حدیث کی روشنی میں حضرت مسیح علیہ السلام کا بجسد عنصری آسمان پر اٹھایا جانا ثابت کیا ہے۔

۲۔ "الخبر الصحیح عن قبر المسیح" (صفحات ۲۴ طبع ۱۳۲۵ھ)

اس رسالہ میں قرآن و حدیث سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ حضرت عیسی علیہ السلام بجسد عنصری آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور آپ کی قبر سری نگر میں نہیں ہے۔ اور مرزا قادیانی اپنے اس دعوی میں کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی

قبر کشمیر میں جھوٹے ہیں۔

۳۔ ختم نبوت اور مرزائے قادیان (صفحات ۸)

مرزا قادیانی آیت سورۃ فاتحہ صراط الذین انعمت علیہم سے آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت جاری رہنے کی دلیل پکڑی ہے۔ یہ رسالہ اس کی تردید میں ہے۔

۴۔ رسائل ثلاثہ (صفحات ۱۱۰ طبع ۱۹۳۹ء)

یہ کتاب تین مضامین کا مجموعہ ہے:

۱۔ امام زماں ۲۔ مہدی منتظر ۳۔ مجدد دوراں

اور ان تینوں مضامین میں مرزا غلام احمد کے دعاوی کی تردید کی گئی ہے۔

۵۔ "نزول الملائکۃ و الروح علی الارض" (صفحات ۲۴)

اس رسالہ میں عقائد مرزا جو نزول ملائکہ سے متعلق ہیں ان کی بادلائل تردید کی ہے۔

۶۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی بد کلامیاں (صفحات ۸)

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کی بد کلامیوں کا جواب اچھے پیرایہ میں دیا گیا ہے۔

۷ خص ختم النبوۃ بعموم الدعوۃ و جامعۃ الشریعۃ (صفحات ۳۲)

اس کتاب میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ نبوت کا سلسلہ کیوں جاری ہوا اور آنحضرت ﷺ پر کیوں بند ہوا۔ اور اس کے علاوہ ختم نبوت کے مسئلہ پر بڑی جامع علمی اور تحقیقی بحث فرمائی ہے۔

۸۔ مسلم العلوم الی اسرار الرسول (صفحات ۴۸ طبع ۱۹۵۰ء)

مرزا غلام احمد قادیانی نے آنحضرت ﷺ کے معراج جسمانی کا انکار کیا ہے۔ مولانا سیالکوٹی مرحوم نے مرزا قادیانی کے دلائل کی تردید کی ہے۔

۹۔ صدائے حق (صفحات ۱۶ طبع ۱۹۳۲ء)

اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں۔ بلکہ دلائل سے بتایا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نہ مہدی ہے' نہ رسول بلکہ دجال کذاب اور شیطان ہے۔

۱۰۔ قادیانی حلف کی حقیقت (اہلحدیث امرتسری یکم فروری ۱۹۳۵ء)

۱۱۔ مرزا قادیانی کا آخری فیصلہ (اہل حدیث امرتسری یکم فروری ۱۹۳۵ء)

۱۲۔ کشف الحقائق

یہ کتاب اس مناظرہ کی روائداد ہے جو ماہ جون ۱۹۳۳ء مابین مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی اور قادیانی علماء شہر سیالکوٹ میں ہوا تھا۔ (اہل حدیث امرتسر ۱۹۳۳ء)

۱۳۔ فیصلہ ربانی (پنجابی منظوم)

اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ مرزا قادیانی ہیضہ سے ہلاک ہوا۔ (اہل حدیث امرتسر ۱۰ نومبر ۱۹۳۳ء)

مولانا محمد ابوالقاسم سیف بنارسیؒ

مولانا محمد ابوالقاسم سیف بنارسیؒ نے قادیانیت کی تردید میں جو کتابیں لکھیں س کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ اظہار حقیقت (طبع ۱۹۳۴ء)

اس میں مرزا قادیانی کے مسیح موعود ہونے کی تردید کی گئی ہے۔

۲۔ رد مرزائیت (صفحات ۳۲ طبع ۱۳۵۲ھ)

تردید مرزا قادیانی کے علاوہ مسئلہ ختم نبوت پر ایک علمی بحث پر مبنی ہے۔

۳۔ قضاء ربانی برھا قادیانی (صفحات ۲۰ طبع ۱۳۵۲ھ)

مرزا قادیانی کے اشتہار "مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" پر بحث کی گئی ہے۔

۴۔ جواب دعوت (صفحات ۳۲ طبع ۱۳۵۲ھ)

ایک قادیانی رسالہ "دعوۃ الی الحق" کے جواب میں ہے اور اس کا موضوع مسئلہ حیات مسیح ہے۔

۵۔ معیار نبوت (صفحات ۱۶ طبع ۱۳۵۲ھ)

اس رسالہ سے پہلے نبی کی بشریت قرآن مجید سے ثابت کی گئی ہے پھر معیار نبوت کی تعریف کرتے ہوئے آں حضرت ﷺ کی دس پیش گوئیاں اور مرزا قادیان کی دس پیش گوئیاں لکھ کر جائزہ لیا گیا ہے اور حق و باطل کو واضح کر دیا گیا ہے۔

۶۔ نور اسلام بجواب ظہور اسلام (صفحات ۹۶ طبع ۱۹۴۳ء)

۷۔ دفع اوہام از ظہور امام (صفحات ۲۴ طبع ۱۹۲۴ء)

یہ دونوں کتابیں ایک قادیانی مصنف کے دو رسائل "ظہور اسلام" اور "ظہور امام" کے جواب میں لکھے گئے۔ قادیانی مصنف نے اپنے دونوں رسائل میں حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ وفات پا چکے ہیں مولانا بنارسی مرحوم نے دلائل سے قادیانی مصنف کے دلائل کی تردید کی ہے۔

مولانا حافظ محمد محدث گوندلویؒ

ختم نبوت (صفحات ۸۰)

اس رسالہ میں ختم نبوت پر ایک جامع و علمی اور تحقیقی بحث کی گئی ہے اور اس کے بعد دونوں پارٹیوں (قادیانی و لاہوری) کا فرق واضح کیا گیا ہے۔

قادیانیت کی تردید میں حضرت العلام محدث گوندلوی کا دوسرا رسالہ "معیار نبوت" ہے۔

مولانا مصلح الدین اعظمیؒ

۱۔ ختم نبوت کی حقیقت عقل و نقل کی کسوٹی پر (صفحات ۱۴)

۲۔ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے عقائد' دعاوی اور تصنیفات کی آئینہ میں
اس میں مرزا کے عقائد' دعووں اور تصانیف کا جائزہ لیا گیا ہے۔
(صفحات ۱۲)

۳۔ مدلل جواب (صفحات ۱۲)

نمبرا کتاب مرزا بشیر احمد قادیانی کی کتاب "ختم نبوت کی حقیقت" کے جواب میں ہے۔

نمبر ۲ کتاب میں مرزا قادیانی کے عقائد پر ان کی تصانیف کی روشنی میں بحث کی گئی ہے۔

نمبر۳ کتاب ایک قادیانی مصنف حمید کوثر کے ایک رسالہ کا جواب ہے۔ جو اس نے مولانا مصلح الدین کی کتاب (مرزا قادیانی اپنے عقائد' دعاوی' اور تصانیف کے آئینہ میں) کے جواب میں لکھی تھی۔ مولانا اعظمی نے اس کتابچہ کا جواب دلائل سے دیا ہے۔

علامہ حسین بن محسن الیمانی الانصاری

علامہ حسین بن محسن الیمانی الانصاری (م ۱۳۲۷ھ) نے قادیانیت کی تردید میں (عربی' اردو) میں "الفتح الربانی فی الرد علی القادیانی" رسالہ لکھا جس میں آپ نے دلائل سے قادیانی مصنفین کے اس قول کی تردید کی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر نہیں اٹھائے گئے بلکہ ان کی روح اٹھائی گئی ہے۔

مولانا صفی الرحمن مبارکپوری

مولانا صفی الرحمن مبارکپوری مصنف "الرحیق المختوم" (عربی' اردو) نے قادیانیت کی تردید میں ا۔ "قادینیت اپنے آئینہ میں " (صفحات ۳۶۶) ۲۔ "فتنہ قادیانیت اور مولانا ثناء اللہ امرتسری(صفحات ۳۱۲) تصنیف کی ہیں۔ قادیانیت

اپنے آئینہ میں۔ اس میں قادیانیت کی حقیقت کو مرزا قادیانی اور دیگر قادیانی مصنفین کی تحریروں کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے۔ اور فتنہ قادیانیت کے خلاف شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم و مغفور کی تحریری خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے
مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی نے قادیانیت کی تردید میں "اسکان مرزا" مولانا نور حسین گھرجاکھی نے "ختم نبوت" اور "چودھویں صدی کا دجال" مولانا عبدالستار حیدری کراچی نے "القول الصحیح فی اثبات المسیح" مولانا محمد حنیف ندوی نے "مرزائیت نئے زاویوں سے" مولانا محمد حنیف یزدانی نے "مرزائے قادیان اور علماء اہل حدیث" اور علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ نے القادیانیہ (عربی، انگریزی)، "مرزائیت اور اسلام" (اردو) تصنیف کیں۔

مولانا محمد اسماعیل علی گڑھی نے "اعلان الحق الصریح بتکذیب تمثیل المسیح" کے نام سے ایک رسالہ لکھا۔ جس میں مرزا قادیانی کے دعوی مسیح موعود کی تکذیب کی گئی ہے۔ (صفحات ۲۴)

قادیانیت کی تردید میں شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل السلفی، مولانا عبداللہ ثانی امرتسری اور مولانا ابوالمحمود ہدایت اللہ سوہدروی نے بے شمار مضامین اخبار "اہل حدیث امرتسر" اور قیام پاکستان کے بعد اخبار "الاعتصام" لاہور میں لکھے۔

بقیہ: حرمت شراب

حرمت و ممانعت کا حکم تھا نہ حکومت و قانون کی لاٹھی کا کوئی ڈر تھا۔ اس کے باوجود ان لوگوں نے اس شراب میں پائی جانے والی خرابیوں، برائیوں، قباحتوں، شناعتوں اور خانہ ویرانیوں کو دیکھتے ہوئے ہی نہ صرف اسے خود ترک کر دیا بلکہ اپنی اولاد و احفاد کو بھی اس کے ترک کر دینے کی تاکیدی نصیحت کر دی۔ اور یہ چیز اس بات کا حتمی ثبوت ہے کہ اگر قرآن و سنت میں اسے حرام قرار نہ بھی دیا گیا ہوتا تمام مذاہب اسلامیہ کے ائمہ و فقہاء اس کی حرمت و ممانعت پر متفق نہ بھی ہوتے تب بھی محض عقل سلیم کا حتمی تقاضا تھا کہ جسم کو تکلیف پہنچانے، صحت کو خراب کرنے، قوت کو کمزور کرنے، عقل کو زائل کرنے، گھروں کو برباد کرنے اور مختلف امراض کا سبب بننے والی یہ ام الخبائث شراب حرام و ممنوع ہوتی